مکمل پیشہ ورانہ طریقے سے تیار کیا جائے۔ دینی رسائل، اخبارات کے دینی ایڈیشنز، کالم، ایڈیٹر کے نام خط کی صورت میں دینی طلبہ اپنی تحریریں شائع کرا سکتے ہیں۔ اسی طرح اگر مدارس میں میڈیا کی تعلیم دی جائے تو دینی رسائل کے لیے بھی روایتی طرز سے ہٹ کر ایسا مواد سامنے آئے گا جو معاشرے کی بڑی تعداد کو متاثر کرنے کی صلاحیت رکھتا ہوگا۔ اگر ملک کے بڑے دینی جامعات کے سینکڑوں طلبہ میں سے ہر مدرسہ سالانہ صرف چار پانچ ایسے نوجوان سامنے لا سکے جو میڈیا کا کافی حد تک علم رکھتے ہوں، انہیں بات کہنے کا ہنر آتا ہو، وہ میڈیا پر آ کر اپنا موقف بے دھڑک بیان کر سکیں تو یقیناً ہمارے معاشرے میں میڈیا کی تباہ کاریوں میں کمی لائی جا سکتی ہے۔

حاصل کلام یہ کہ آج جب ہم دیکھتے ہیں کہ غیر ملکی میڈیا ہماری معاشرتی، سماجی اور دینی اقدار کو آہستہ آہستہ ختم کر رہا ہے تو ان حالات میں ہمیں آنے والے چیلنجز کا بھرپور تدارک کرنا چاہیے اور ان کے خاتمے کے لیے کوششیں تیز کر دینی چاہئیں۔ نوجوان نسل کو آج فلموں، ڈراموں، اشتہارات، خبروں، انٹرنیٹ اور حالات حاضرہ کے پروگرامز وغیرہ کے ذریعے ہونے والے پروپیگنڈے سے آگاہ کرنے کی ضرورت ہے اور اس مسئلے کا بہترین حل ابلاغِ عامہ کے علم کو شامل نصاب کر دینا ہے۔ تاکہ ہم اپنی روایات کی حفاظت کر سکیں۔ اور ہماری خود مختاری پر آنچ نہ آنے پائے، ہمارے ملک میں اسلامی ثقافت و روایات کا بول بالا ہو اور ہم ایک باعزت و باوقار قوم کے طور پر اپنا کردار کر سکیں۔

مولانا شوکت احمد شاہؒ کو شہید کیا گیا

8-4-11 صدر جمعیت اہلحدیث جموں و کشمیر جناب مولانا شوکت احمد شاہ کو نماز جمعہ کے لیے جامع مسجد میں داخل ہوتے ہوئے ریموٹ کنٹرول بم سے شہید کیا گیا۔ اس سے پہلے موصوف دو دفعہ حملے کا شکار ہو چکے تھے۔ آپ ایک مقبول و ممتاز عالم دین اور رہنما تھے۔

اس سانحہ شہادت پر سید علی گیلانی اور کشمیر کی اسلامی تنظیموں اور اداروں نے قاتلوں کی بزدلانہ حرکت کی مذمت کی اور اجتماعی جلوس نکالے اور ہڑتال کی۔ پاکستان میں پروفیسر ساجد میر اور حافظ محمد سعید سمیت اکابرین نے موصوف کے المناک قتل پر دکھ کا اظہار کرتے ہوئے بھارتی حکومت کو اس واقعے کا ذمہ دار ٹھہرایا ہے۔ ہم جناب شوکت احمد شاہ کے قتل کی مذمت اور قاتلوں کو گرفتار کرنے کا مطالبہ کرتے ہیں۔

(جمعیت اہلحدیث بلتستان)

افکاروآراء

دینی اور عصری علوم کا امتزاج ایک مضرت یا ضرورت

عبدالرحیم روزی

مدارس اسلامیہ، قرآن کریم اور حدیث نبوی کے پروان چڑھنے اور پنپنے کی جگہیں ہیں۔ ان مراکز میں عصری علوم کے امتزاج سے نقصان پہنچنے یا اچھے اثرات مرتب ہونے کے حوالے سے دو نظریات معرکہ آراء ہیں۔ اس گروہ کو تو ہم کوئی وقعت نہیں دیتے جو مدارس اسلامیہ کو ''جدید'' یعنی مغرب زدہ بنانے کی فکر میں دبلے ہورہے ہیں۔ اور اس کے نصاب تعلیم سے قرآن کریم، حدیث شریف اور اسلامی تاریخ کے حصے کو ختم کرکے یا کم سے کم یہود وہنود کے لیے قابل قبول مواد شامل کرنے کے لیے غیر ملکی لابیوں کے ساتھ سرگرم عمل ہیں۔ لیکن اول الذکر دونوں گروہ اسلام کے لیے درد رکھتے ہیں۔ ان کی مساعی اور جدوجہد کا دریا اسلام کو مضبوط سے مضبوط تر بنانے والے محیط میں گرتا ہے۔ مگر اس کے لیے وجہات النظر مختلف ہیں۔ اسی اہمیت کے حوالے سے اخبارات ورسائل اور دینی مجلات وجرائد میں ہر پانچواں مضمون مدارس اسلامیہ میں عصری علوم کے امتزاج کی ضرورت کے حوالے سے آتا ہے۔ اور عملاً بہت سے دینی مدارس میں اس کا امتزاج ہو چکا ہے یا مستقل بنیادوں پر اس کے ادارے قائم ہیں۔

ماہنامہ نداء الجامعہ (لاہور) شمارہ نمبر 2 بابت سال 2007ء میں ماہنامہ علم وعمل کے رد میں ﴿فلا تكونن من الممترين﴾ آیت شریفہ کو جلی عنوان بنا کر، دینی مدارس میں زیر تعلیم طلبہ وطالبات کے لیے فضیلۃ الشیخ عمر فاروق سعیدی مدیر جامعہ مرآۃ القرآن والحدیث منڈی وار برٹن نے ایک ناقابل فراموش مضمون تحریر فرمایا ہے۔ جس میں جناب موصوف نے اہلحدیث اساتذہ کرام، شیخ التفسیر والحدیث، علامہ، خطباء وغیرہ القاب جلیلہ کو باعث فخر قرار دیتے ہوئے پروفیسر، ڈاکٹرز سکالرز وغیرہ الفاظ اور مناصب کے متعلق اظہار فرمایا کہ یہ لوگ امت کے لیے فتنہ بنے ہوئے ہیں۔ اور خدشہ ظاہر کیا ہے کہ اسلامی مدارس میں عصری علوم کے اجراء سے طلباء مزید بوجھ تلے دب جائیں گے۔ جس کی بیشتر خرابی کی ذمہ داری جنرل ضیاء الحق مرحوم پر عائد ہوتی ہے۔ پھر جچے تلے انداز میں اپنی بات کو آگے بڑھاتے ہوئے قدیم وجدید علوم کو ہم آہنگ کرنے کے لیے مساعی صرف کرنے والوں کے پیش نظر یہ تین عوامل ومحرکات بتائے ہیں:

ا۔ دین دار لوگوں کی نظروں میں کسی قدر قابل قبول ہونا۔

۲۔ حکومتی اداروں میں منصب کے حصول اور مادی خواہش کا انگڑائی لینا۔

۳۔ چھوٹی انجمنوں اور جماعتی منتظمین کے تسلط سے آزادی وغیرہ۔

پھر بالترتیب تینوں اسباب وعوامل پر اپنے خیالات کا اظہار فرمایا ہے۔

ادارہ نداء الجامعہ نے بھی دیگر تعلیمی اداروں کو تاکید کی ہے کہ مولانا موصوف کی فکر انگیز تحریر سے راہنمائی حاصل کریں۔ اور ساتھ ہی ساتھ اس موضوع پر کھلے بحث ومباحثہ کی دعوت دی ہے۔

لہٰذا اس مضمون کے حوالے سے نہایت نیک نیتی کے ساتھ عرض ہے کہ عصری علوم کے حامی یا اس سے آراستہ لوگوں یا ڈاکٹرز و پروفیسرز وغیرہ پر ان کے عزائم ظاہر ہونے سے قبل بے دینی اور مفاد پرستی جیسے احکامات لاگو کرنے کی اجازت کہاں سے ملتی ہے؟ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ سے اگر اجازت ملتی ہے تو کیا ہمیں اس قسم کے مساعی اور آواز بلند کرنے والوں کے غلط عزائم اور دلی کیفیتوں کا پتہ ہو چکا ہے اور اس کی واضح مثال پیش کی جا سکتی ہے؟!

راقم جیسے لوگ جو ملک عزیز کے نہایت دور دراز صوبہ گلگت بلتستان میں آباد ہیں، ان کو جہاں تک علم ہے وہ یہ ہے کہ ہمارے وہ اہل علم حضرات جو وطن عزیز کی مختلف یونیورسٹیوں میں بطور پروفیسر، لکچرار وغیرہ خدمات سرانجام دے رہے ہیں الحمدللہ خیر اور بھلائی سے خالی نہیں اور وہ اسی طرح حکومتی اداروں میں کام کر رہے ہیں جس طرح دینی مدارس کے علمائے کرام اپنی وسعت کے مطابق خدمت دین بجالا رہے ہیں۔ ''ہر گلے را رنگ وبوئے دیگر است'' جہاں تک مسلک وعقیدہ سے صرف نظر کچھ تعلیم یافتہ حضرات امت کے لیے فتنہ بنے ہوئے ہیں، ان میں مذکورہ اوصاف کے حامل حضرات ہرگز شامل نہیں۔ اس کا ذمہ دار عصری علوم نہیں، بلکہ معاشرہ اور ماحول ہے۔

دیکھئے کہ اسلامی تاریخ کے کچھ درخشاں افراد جیسے موسیٰ خوارزمی، ابن الہیثم، البیرونی، جابر بن حیان، ڈاکٹر عبدالقدیر خان وغیرہ کو خاکم بدہن بے دین قرار دینا شاید قرین انصاف نہیں۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہ جیسے مایہ ناز اسلام کے اساطین گزر چکے ہیں جو مناظر بھی تھے، محدث وحافظ بھی تھے، مفسر ومترجم، مؤلف کتب کثیرہ بھی تھے تو فلاسفر وسائنسدان بھی اور اسلام کے بے باک مجاہد اور تلوار کے دھنی بھی۔ ان لوگوں نے اس وقت اسلام پر یلغار کرنے والے مناطقہ، فلاسفہ، اور دہریہ کی اپنی زبان سیکھ کر انہیں شکست دی تو اس کے پہلو بہ پہلو خود اسلام کے فرق باطلہ پر نہایت مہارت کے ساتھ مقابلہ کیا اور مسلک سلف کا خوب دفاع بھی کیا۔ مجموع الفتاویٰ کے اوائل مجلدات، شرح عقیدہ طحاویہ، رسالہ تدمریہ وحمویہ وغیرہ اس کے بہترین ثبوت ہیں۔

ہمارے ناقص خیال میں دینی علوم کے ساتھ ساتھ عصری علوم کی آمیزش کو ضروری قرار دینے والوں کو بدترین کفار

ومنافقین کے ساتھ تشبیہ دینا ایک جذباتی اور فریق مخالف کی رائے کو برداشت نہ کرنے والا فیصلہ ہے۔ ﴿ يٰايها الذين امنوا لا يسخر قوم من قوم عسٰى أن يكونوا خيرا منهم ...... ولاتنابزوا بالألقاب بئس الاسم الفسوق بعد الإيمان ......﴾ [الحجرات ١١] ارشادنبوی ہے" المسلم من سلم المسلمون من لسانه ويده " [بخاری كتاب الإيمان باب ٤ ح ١٠] بالفرض نظریہ غلط ہوتب بھی آپ اسے گناہ کبیرہ ہی قرار دے سکتے ہیں لیکن کفر ہرگز نہیں۔

اب تک میں اس جستجو میں ہوں کہ قرآن کریم اور حدیث نبوی کے ذخیرے میں کہیں عصری علوم کے حصول پر پابندی اور قدغن لگایا گیا ہے (واللہ اعلم) میری نظر کی غلطی ہے یا کم فہمی، قرآن کریم میں متعدد جگہ عصری بالفاظ دیگرفنی علوم کو حاصل کرنے کی ترغیب ملتی ہے مثلاً ﴿ إن في خلق السمٰوات والأرض واختلاف الليل والنهار لأيات لأولي الألباب۞...... ويتفكرون في خلق السمٰوات والأرض ......﴾ [آل عمران ١٩٠، ١٩١] ﴿وفيٓ انفسكم أفلا تبصرون ۞﴾[الذاريات ٢١] ﴿ يا معشر الجن والإ نس إن استطعتم أن تنفذوا من أقطار السمٰوات والأرض فانفذوا لاتنفذون إلا بسلطان ۞﴾ [الرحمن ٣٣] ﴿مرج البحرين يلتقيان ۞ بينهما برزخ لايبغيان ۞﴾ [الرحمن ١٩، ٢٠] ﴿وجعل بين البحرين حاجزا﴾ [النمل ٦١]ودیگر آیات۔

حضرت داؤد علیہ السلام ماہر لوہار، حضرت عیسٰی علیہ السلام ماہر طبیب حضرت یوسف علیہ السلام ماہر معاشیات، حضرت نوح علیہ السلام ماہر ترکھان تھے دیگر انبیاء بعض پیشوں میں ماہر تھے۔ خود آقائے نامدار ﷺ کے اقوال وتجربات طب وصحت کے موضوع پر آج ڈاکٹروں اور سائنسدانوں کے لیے اسلام کی حقانیت پر ثبوت بنے ہوئے ہیں۔ ڈاکٹر موریس بوکائی کیوں مسلمان ہوا؟ پروفیسر براؤن کے قبول اسلام کا پس منظر کیا ہے؟ اقوام متحدہ کے W.H.O نے ختنہ کرنے کو ضروری کیوں قرار دیا؟ حضرت زید بن ثابتؓ کو رسول اللہ ﷺ نے یہود کی زبان سیکھنے کا کیوں حکم دیا؟ احادیث کا مجموعہ اور تاریخ بتاتی ہے کہ حضرت ابوھریرہؓ اور سعد بن ابی وقاصؓ اچھی طرح فارسی میں بات کرتے تھے۔ حضرت سہل بن حنیف اور سعد بن ابی وقاص پیمائش کے ماہر تھے۔ آج تک ہمارے علمائے کرام دینی راہنما ہونے کے پہلو بہ پہلو طبیب بھی تھے۔ نہیں معلوم ان سے دونوں علوم کے امتزاج کے نقصانات کا پہلو کیوں کر مخفی رہا!

جہاں تک منصب کا تعلق ہے بجائے خود ایک مذموم چیز ہے نہ ہی اسلام کے منافی امر ہے۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے باقاعدہ اپنے آپ کو امانت دار اہل سمجھ کر محکمہ مال کی وزارت کا منصب طلب کیا۔ خود رسول اللہ ﷺ نے بہت سے صحابہ کرامؓ کو مناصب پر فائز کیا۔ احادیث میں مرقوم کتاب القضاء، مظالم، دیات واحکام کے عنوانات اگر منصب کے تقاضے